احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 20 ستمبر 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 20 ستمبر 2014ء 24 ذیقعد 1435 ہجری 20 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 215

جو دروازہ بند رکھتا ہے

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو امام یا حاکم حاجت مندوں، ناداروں اور غریبوں کیلئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات کیلئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الاحکام باب فی امام الرعیۃ حدیث نمبر:1253)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عثمانؓ صلہ رحمی کرتے، اعزواحباب سے محبت واحسان سے پیش آتے تھے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور زیر بار لوگوں کے بوجھ اُٹھاتے تھے۔ دوستوں کو ضرورت پر بڑی بڑی رقوم قرض دیتے۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 74) بعض دفعہ قرض واپس بھی نہ لیتے ایک دفعہ حضرت طلحہؓ سے ایسا ہی معاملہ فرمایا اور فرمانے لگے کہ یہ آپ کی مروت کا صلہ ہے۔

حضرت عثمانؓ کو اپنی شہادت کا علم تھا۔ چنانچہ شہادت کے موقع پر قریباً دو ماہ تک جب آپ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا اس محصوری کے دور میں جس ضبط وتحمل کا آپ نے مظاہرہ کیا اور صحابہ کی طرف سے باغیوں کے مقابلے کی بار بار کی درخواستیں ردّ فرمادیں تاکہ امت میں قتل وخون نہ ہو۔ آپ فرماتے تھے کہ میں خلیفۃ الرسول ہو کر مسلمانی کا دعویٰ کرنے والوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنا نہیں چاہتا۔ انہی اخلاق کریمہ پر قائم رہتے ہوئے آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 70)

حضرت عائشہؓ نے آپ کی شہادت پر فرمایا کہ عثمانؓ سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے اور سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والے تھے۔ (اصابہ جز4 صفحہ 223)

حضرت علیؓ سے آپ کے بارہ میں پوچھا گیا تو فرمانے لگے وہ ایسا شخص ہے جو ملأ اعلیٰ یعنی دربار خداوندی میں بھی ''ذوالنورین'' کہلاتا ہے۔ (اصابہ جز4 صفحہ 223)

حضرت عثمانؓ کو اپنے بابرکت دور میں اہم خدمات کی توفیق ملی۔ فتوحات اور انتظامی اصلاحات کے علاوہ مسجد نبویؐ کی تعمیر وتوسیع بھی آپ کی ایک اہم خدمت ہے۔

عہد نبویؐ میں بھی توسیع مسجد کی ضرورت کے پیش نظر حضرت عثمانؓ نے قریبی قطعہ زمین خرید کر مسجد کی توسیع کروائی تھی۔

اپنے دور خلافت میں 24ھ میں پھر توسیع کا ارادہ کیا لیکن قرب مسجد نبویؐ میں رہنے والے لوگ کافی معاوضہ کے باوجود بھی راضی نہ ہوئے۔ پانچ سال بعد پھر صحابہ سے مشورہ کے بعد آپؓ نے ایک خطبہ جمعہ میں توسیع مسجد نبویؐ کی خصوصیت سے تحریک کرتے ہوئے نہایت مؤثر تقریر کی جس کے نتیجہ میں لوگوں نے خوشی سے اپنے مکانات پیش کر دئے اور آپؓ نے نہایت اہتمام سے اور ذاتی نگرانی میں اپنے عمّال کے ذریعہ دس ماہ کے قلیل عرصہ میں اینٹ چونا اور پتھر کی خوبصورت اور مضبوط تعمیر کر کے مسجد کی لمبائی میں پچاس گز کا اضافہ کیا۔ جبکہ چوڑائی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

(خلاصۃ الوفاء صفحہ 124، سیرۃ الصحابہ حصہ اول صفحہ 228)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ صفحہ 124 از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

اللہ کا منشاء سمجھیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ حقوقِ اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔'' ......''مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّر ...... (الرعد:12) اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، استغفار بھی کرتے ہیں، پھر کیوں مصائب اور ابتلا آجاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اَور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اَور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنّت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 270)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا **-/16000 روپے**

قربانی حصہ گائے **-/8000 روپے**

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

مکرم محمد ولید احمد صاحب

نماز نفل کے فضائل و برکات

ارشاد خداوندی ہے۔
اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر یہ تیرے لئے "نفل" کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز کردے۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 80)

سورۃ البقرہ میں فرمان الٰہی ہے۔
اور جو کوئی اپنی خوشی سے زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ (سورۃ البقرہ: 185)

نفل کیا ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔
انسان کو صرف پنجگانہ نماز اور روزوں وغیرہ احکام کی ظاہری بجا آوری پر ہی ناز نہیں کرنا چاہئے نماز پڑھنی تھی، پڑھ لی، روزے رکھنے تھے رکھ لئے زکوٰۃ دینی تھی دے لی وغیرہ نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمم اور مکمل ہوتے ہیں اور یہی ترقیات کا موجب ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 343)

نفل اس کام کو کہتے ہیں جو مومن پر فرض نہ ہو اور وہ اسے اپنی خوشی سے انجام دے۔

فرائض کی کمی کو پورا کرنا

نماز نفل فرض نمازوں کو مکمل کرتی اور ان کے نقص کو پورا کرتی ہے۔ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روز قیامت بندے سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر اس میں اس کا حساب مکمل ہوگا تو اس کے لئے مکمل لکھ دیا جائے گا اور اگر اس میں حساب مکمل نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا ذرا دیکھو میرے بندے نے کوئی نفل نماز پڑھی تھی یا نہیں اگر نفل نماز پڑھی تھی تو اس کے ذریعے اس کی فرض نمازوں کو مکمل کردو پھر زکوٰۃ کا اور اس کے بعد باقی تمام اعمال کا حساب بھی اسی طرح لیا جائے گا۔

(ابوداؤد 864، ابن ماجہ 1425)

درجات کی بلندی

نماز نفل کے ذریعے درجات بلند ہوتے ہیں اور گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
تم زیادہ سے زیادہ سجدے کیا کرو کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کروگے تو وہ اس کے بدلے تمہارا ایک درجہ بلند کردے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹادے گا۔ (مسلم، حدیث نمبر 488)

معیت رسول ﷺ کا ذریعہ

کثرت نوافل نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزارتا تھا ایک رات میں آپ کے پاس وضو کا پانی اور آپ کی ضرورت کی اشیاء لایا تو آپ نے فرمایا تم کچھ مانگو میں نے عرض کی میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ داخل ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کوئی اور سوال؟ میں نے عرض کی بس یہی ہے آپ ﷺ نے فرمایا فاعنی علیٰ نفسک بکثرۃ السجود تم کثرت سجود کے ذریعہ اپنے نفس کے لئے میری مدد کرو۔ (مسلم، حدیث نمبر 489)

خیر و برکت کا ذریعہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے لوگو! تم اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جسے وہ اپنے گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے۔
(مسلم شریف، حدیث 781، بخاری حدیث نمبر 731)

گھروں کو قبرستان نہ بناؤ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
تم کچھ نماز اپنے گھروں میں ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔
(بخاری 432 مسلم، حدیث نمبر 477)

خدا تعالیٰ کا قرب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے دوست سے دشمنی کرتا ہے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ سب سے زیادہ میرا تقرب اس چیز کے ساتھ حاصل کرسکتا ہے جسے میں نے اس پر فرض کیا ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرلیتا ہوں پھر جب میں اس سے محبت کرلیتا ہوں تو میں اس کا کان ہوجاتا ہوں جس کے ذریعہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوجاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ چلتا ہے ان تمام اعضاء کو اپنی اطاعت میں لگا دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور بالضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ طلب کرتا ہے تو میں یقیناً اسے پناہ دیتا ہوں۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 2502)

نفلی نماز ذریعہ تشکر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہوجاتے میں عرض کرتی اے اللہ کے رسول آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرمادی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری، حدیث نمبر 4836)

سچے مومن کی نشانیاں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔
نوافل کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے نوافل ہر شے میں ہوتے ہیں فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کی زبان ہوجاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جائے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 506)

اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین عبادت

اللہ تعالیٰ کو اعمال میں سے سب سے محبوب عمل وہ ہے جسے اس کا کرنے والا ہمیشہ کرتا رہے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس بنو اسد کی ایک عورت بیٹھی تھی اسی دوران رسول کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا یہ فلاں عورت ہے رات کو نہیں سوتی اور یہ اپنی نماز کا تذکرہ کررہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ تم اتنا عمل کیا کرو جتنا تمہاری طاقت میں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود اکتا جاؤ۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 1151)

سیلابِ تند و تیز

سیلاب دھو کے شہر کے دیوار و در گیا
بیٹھی جو دھول چہرۂ ربوہ نکھر گیا

دن کو الاپے شور کے نغمے بہت مگر
شب کی عبادتوں کے قرینے سے ڈر گیا

پُشتے جنون و شوق کے دیکھے جو راہ میں
سیلاب بے پناہ کا سارا ہنر گیا

لہروں نے جھوم جھوم کے گائے وفا کے گیت
پانی مچل مچل کے بالآخر اتر گیا

سیلاب سے گو وعدہ اچھلنے کا تھا کیا
لیکن پھر عین وقت پہ دریا مکر گیا

سیلاب تُند و تیز تھا شوریدہ سر، مگر
"ربوہ کے پاؤں چوم کے آگے گزر گیا"[1]

عبدالکریم قدسی

[1] آخری مصرعہ جناب روشن دین تنویر صاحب کا ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب

پُرسکون اہلی زندگی تربیت اولاد کا ذریعہ

قسط اول

اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تاکہ تم ان سے سکون و راحت حاصل کرو اور تمہارے درمیان پیار اور محبت پیدا کر دیا ہے۔ (سورۃ الروم:22)

تربیت اولاد کے لئے میاں بیوی کا آپس میں حسن سلوک اور حسن معاشرت پہلی سیڑھی ہے۔ گھر کا ماحول اگر جنت نظیر ہوگا، پُرسکون ہوگا تو بچے خودبخود دینی ماحول میں ڈھلتے جائیں گے۔

لہٰذا تربیت اولاد سے قبل اس بنیادی یونٹ کی اصلاح ضروری ہے۔ جس پر اس عظیم الشان عمارت کی بنیاد رکھی جانے والی ہے۔ اگر گھر میں میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑا، توں توں میں میں اور ایک دوسرے پر طعن و تشنیع اور الزامات لگانے کا ماحول ہے تو بچے کی تربیت کیسے ممکن ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے میاں بیوی کی اصلاح ہو۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق سمجھیں، ایک دوسرے کی قدر کریں، گھر کو جنت نظیر بنائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 560)

فرمایا:۔

''خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو............ وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 109)

پس آج اولاد کی اعلیٰ تربیت کے لئے ہمیں اپنے گھروں کو امن کا گہوارہ بنانا پڑے گا۔ گھروں میں سکون لانا ہوگا تاکہ ہماری اولاد ہمارے نیک نمونے کو دیکھ کر سیدھے راستے پر چلنے والی بنے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہمارے لئے نمونہ بنایا۔ آپؐ نے ہر معاملہ میں ہمارے راہنمائی فرمائی۔ زندگی کیسے گزارنی ہے، گھروں میں سکون کیسے مل سکتا ہے۔ یہ سبق ہمارے پیارے نبیؐ کی زندگی سے ہمیں مل سکتا ہے۔

اہلی زندگی کا آغاز نکاح سے ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بیان فرماتے ہیں:-

نبی کریم ﷺ نے بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ اگر اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ نکاح ضرور سُکھ کا موجب ہوگا۔......سب سے پہلی تدبیر یہ بتائی کہ نکاح کی غرض ذَاتَ الدِّیْنِ ہو (نیکی، دینداری) حسن و جمال کی فریفتگی یا مال و دولت کا حصول یا محض اعلیٰ حسب و نسب اس کے محرکات نہ ہوں۔ پہلے نیت نیک ہو۔ .... دوسرا کام یہ ہے کہ نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو اور دعائیں کرو۔ دعاؤں اور استخاروں کے بعد جب نکاح کا موقع آتا ہے تو جو خطبہ اس وقت پڑھا جاتا ہے۔......اس خطبہ میں بھی اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ ان دعاؤں سے کام لے اور اپنے اعمال و افعال کے انجام کو سوچے اور غور کرے۔ پھر نکاح کی مبارکباد کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے دعا سکھائی بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَ بَارَکَ عَلَیْکَ وَ جَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ (جامع ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء للتزوج) یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو نیکی پر جمع کرے۔ پھر مباشرت کے وقت بھی دعا سکھائی۔......اس وقت انسان دعا کرے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا (بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا انی اھلہ) اللہ کے نام سے، یا اللہ! ہم کو شیطان سے دور رکھ اور اس وجود کو بھی شیطان سے بچائیو جو تو نے ہم کو عطا کیا۔ یعنی اس تعلق سے جو اولاد پیدا ہو اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھیو۔ (خطبات نور صفحہ 518 تا 520)

نیز فرمایا: غرض انسان دعاؤں سے بہت کام لے۔ اگر کسی شخص سے یہ کوتاہی ہوگئی ہو کہ کوئی اس طریق پر نکاح نہ کر سکا ہو اور اسے دعاؤں کا یہ موقع نہ رہا ہو تو پھر بھی گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے بھی نبی کریم ﷺ نے ایک احسان ہم پر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسے لوگ سچے دل سے یہ پڑھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِی فِی مُصِیْبَتِی وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا (مسلم کتاب الجنائز) میرا ایمان ہے کہ اگر کوئی شخص سچے دل سے یہ دعا پڑھے اور استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ ان غلطیوں کے بُرے نتائج سے اسے محفوظ رکھے گا۔ غرض نکاح میں ان امور کو مدنظر رکھو اور ضرور رکھو۔ ان باتوں کو دوسرے لوگوں تک پہنچا دو۔

(خطبات نور صفحہ 520)

خدا تعالیٰ نے ہمیں بہت پیاری دعا سکھلائی ہے۔ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا ...... (الفرقان:75) ''اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے''۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سُستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 232)

دین حق ایسا پیارا مذہب ہے کہ اس نے دونوں یعنی میاں بیوی کو ان کے فرائض کے بارے میں آگاہ فرمایا ہے۔

فرمایا: وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

(البقرہ:188)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو جیسا کہ لباس میں سکون، آرام، گرمی سردی سے بچاؤ، زینت، قسما قسم کے دکھ سے بچاؤ ہے ایسا ہی اس جوڑے میں ہے۔ جیسا کہ لباس میں پردہ پوشی، ایسا ہی مردوں اور عورتوں کو چاہئے کہ اپنے جوڑے کی پردہ پوشی کیا کریں۔ اس کے حالات کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔ اس کا نتیجہ رضائے الٰہی اور نیک اولاد ہے۔ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک چاہئے اور ان کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ اس زمانہ میں ایک بڑا عیب ہے کہ عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ (خطبات نور صفحہ 400)

سیدنا حضرت مصلح موعود سورۃ البقرہ کی اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''مردوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے ہمیشہ لباس کا کام دیں یعنی ایک دوسرے کے عیب چھپائیں۔ ایک دوسرے کی زینت کا موجب بنیں۔

پھر جس طرح لباس سردی گرمی کے ضرر سے انسانی جسم کو محفوظ رکھتا ہے اسی طرح مرد و عورت سکھ دکھ کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے کام آئیں اور پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی دلجمعی اور سکون کا باعث بنیں غرض جس طرح لباس جسم کی حفاظت کرتا ہے اور اسے سردی گرمی کے اثر سے بچاتا ہے اسی طرح انہیں ایک دوسرے کا محافظ ہونا چاہئے۔

حضرت خدیجہؓ کی مثال دیکھ لو انہوں نے شادی کے معاً بعد کس طرح اپنا سارا مال رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا تاکہ رسول کریم ﷺ کو روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دقت پیش نہ آئے۔ ...... یہ اہلی زندگی کو خوشگوار رکھنے کا کتنا شاندار نمونہ ہے جو انہوں نے پیش کیا۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 411)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مردوں کو بیویوں سے حسن معاشرت کی تلقین فرمائی اور حکم دیا۔ عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ یعنی عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس مضمون کو بے شمار جگہوں پر بیان فرمایا۔ فرمایا:

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ

(مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء)

تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا اپنے اہل و عیال سے سلوک اچھا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا صرف یہی ارشاد گھروں کی چاردیواری کو جنت بنانے کے لئے کافی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اسوۂ رسولؐ پر چلتے ہوئے خاوند عورت کے لئے سکھ اور تسکین کا باعث ہے تو وہ دنیا کی دوسری تکالیف کو خوشی کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتی ہے اور اگر خاوند کی طرف سے سلوک اچھا نہ ہو تو دنیا کی تمام نعمتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔

حجۃ الوداع کے موقعہ پر مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 3)

حضرت ابوھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب النکاح)

حضرت ابوھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اس کی ایک بات اس کو پسند نہیں ہے تو دوسری پسندیدہ ہو سکتی ہے۔

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء)

حضرت عائشہؓ آپؐ کی زوجہ محترمہ سے کسی نے پوچھا رسول کریم ﷺ گھر میں کیسے تھے۔ کیسے رہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا آپؐ آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے۔ اپنے کپڑوں کی دیکھ بھال خود کر لیتے تھے۔ بکری کا دودھ خود دوہتے تھے۔ اپنی ضرورتیں خود پوری فرما لیتے تھے۔

(شمائل ترمذی۔ فتح الباری جلد 10 صفحہ 101)

جب گھر میں آتے تھے سب سے زیادہ نرم خو ہوتے تھے۔ سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے۔

(مسلم۔ المواھب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 293)

بعض لوگ گھر سے باہر بڑے مسکرانے والے، محفلیں سجانے والے اور ہردلعزیز ہوتے ہیں مگر جب گھر آتے ہیں تو سختی سے پیش آتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا مرد اپنے اہل کا راعی ہے۔ نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح)

حضرت عائشہؓ کی گھریلو زندگی میں شہادت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خُو تھے اور سب سے زیادہ کریم، عام آدمیوں کی طرح بلاتکلف گھر میں رہنے والے۔ آپؐ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت ﷺ نے کبھی اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا نہ کبھی کسی خادم کو مارا۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ)

گھر کے علاوہ جب کبھی سفر پر تشریف لے جاتے تو جو زوجہ محترمہ ہمراہ ہوتیں رسول کریم ﷺ ان کے آرام اور دلداری کا خیال رکھتے۔ روایات میں حضرت عائشہؓ کا ہار ایک سے زیادہ مرتبہ گم ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ ایک ایسے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے کمال شفقت سے حضرت عائشہؓ کے ہار کی تلاش میں کچھ لوگ بھجوائے۔ اسلامی لشکر کو اس جگہ پڑاؤ کرنا پڑا جہاں پینے کے لئے پانی میسر تھا نہ وضو کے لئے۔ ایسی صورت میں حضرت عائشہؓ کے والد حضرت ابوبکرؓ ان سے ناراض ہوئے اور سختی سے فرمانے لگے عائشہ تم ہر سفر میں ہی مصیبت اور تکلیف کے سامان پیدا کرتی ہو۔

(سیرۃ الحلبیہ جلد 2 صفحہ 307)

مگر آنحضرت ﷺ نے کبھی ایسے موقع پر حضرت عائشہؓ کو جھڑکا تک نہیں۔

یہ ہے وہ نمونہ جو ہمیں اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس سے اہلی زندگی میں سکون آسکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی یہ محبتیں تھیں کہ جس کے نتیجہ میں آپ کی تمام بیویاں آپؐ پر جان چھڑکتی تھیں۔ وفات سے قبل رسول کریم ﷺ نے اپنی بیویوں سے فرمایا۔ تم میں سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی سب سے پہلے دوسرے جہان میں مجھے ملے گی۔ تو بیویوں کی محبت کا یہ عالم تھا کہ باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے کہ وہ کون خوش نصیب بیوی ہے جو اس دارفانی سے کوچ کر کے اس دائمی گھر میں اپنے آقا کے قدموں میں سب سے پہلے پہنچتی ہے۔ بیویوں کی آپؐ سے اس درجہ محبت اور عشق آپؐ کے حسن واحسان پر دلیل ہے۔

بعض اوقات کاموں کے سلسلہ میں انسان اتنا مصروف ہوتا ہے کہ اپنے بیوی بچوں کے لئے وقت ہی نہیں ملتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ آدم کے بیٹے کی ملکیت میں اگر دولت و مال سے بھرے ہوئے دو میدان ہوں تو وہ تیسرے کی حرص کرے گا۔ اس کے حرص کے منہ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 55)

دولت بھی کمائیں لیکن اپنی بیوی اور بچوں کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ ایک دفعہ آپؐ نے دوڑ کا مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہؓ دوڑ میں آگے نکل گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد رسول کریم ﷺ نے دوبارہ آپؓ سے دوڑ کا مقابلہ کیا اور اس مرتبہ آپؐ دوڑ میں آگے نکل گئے اور فرمایا عائشہ یہ اس کا بدلہ ہے جب آپ مجھ سے آگے نکل گئی تھیں۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جہاں عورتوں سے حسن سلوک کرنے کی وصیت فرمائی اور ان کے ساتھ احسان اور مروت سے پیش آنے کی تلقین فرمائی وہاں عورتوں کو بھی اپنے گھروں کو پُرسکون بنانے کے لئے راہنمائی فرمائی۔ عورتوں کو چاہئے کہ وہ قرآن کریم، احادیث مبارکہ میں مذکور ایک صالحہ، قانتہ اور مومنہ عورت کی صفات کو اپنے اندر پیدا کریں۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ بہترین عورت (رفیقہ حیات) وہ ہے جسے اس کا خاوند دیکھے تو اس کا دل خوش ہو اور جب خاوند اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے اس سے بچے۔

(مشکوٰۃ کتاب لباس صفحہ 65)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''دل دکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں اور جب والدین ان کو اپنے سے جدا اور دوسرے کے حوالہ کرتے ہیں تو خیال کرو کہ کیا امیدیں ان کے دلوں میں ہوتی ہیں۔ اور جن کا اندازہ انسان عَاشِرُوھُنَّ بِالْمَعْرُوف کے حکم سے کرسکتا ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 65)

ایک دفعہ آپ کے سامنے ایک دوست کا ذکر ہوا کہ وہ بیوی سے درشتی اور سختی سے پیش آتا ہے تو آپ نے سخت ناراضگی میں فرمایا:۔

''ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے''۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صفحہ 14)

فرمایا:

''میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صفحہ 14-16)

حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے دوست احباب کے متعلق ناپسند فرماتے تھے کہ وہ عورتوں سے سختی سے پیش آئیں۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جو طبیعت کے ذرا سخت تھے۔ اپنی بیوی کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آئے۔ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔

''یہ طریق اچھا نہیں۔ اس سے روک دیا جائے۔......عبدالکریم کو خُذُالرِّفْقَ۔ الرِفْقَ فَاِنَّ الرِفقَ راسُ الخَیرَات۔ نرمی کرو۔ نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سرنرمی ہے''۔

(تذکرہ صفحہ 409 ایڈیشن 1956)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ الہام درج کرنے کے بعد تحریر فرمایا۔ اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر سختی کا برتاؤ کیا تھا۔ اس پر حکم ہوا کہ اس قدر سخت گوئی نہیں چاہئے۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 425)

اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ اُن کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغا باز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ عَاشِرُوھُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ اُن کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔

(اربعین نمبر 3۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 428)

فرمایا: ''چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو عورتیں ہوتی ہیں اور اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہ ہوں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو۔

رسولؐ نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرے نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عَاشِرُوھُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ہاں اگر بے جا کام کرے تو تنبیہہ ضروری چیز ہے۔

انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دلوں میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کرسکتا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 300)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح صفحہ 19)

اہلی زندگی کو پُرسکون بنانے کے لئے جہاں مردوں کی راہنمائی فرمائی وہاں عورتوں کو بھی نصائح فرمائیں۔ فرمایا:۔

''عورتوں کے لئے خدا کا وعدہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کے اطاعت کریں گی تو خدا ان کو ہر ایک بلا سے بچاوے گا۔ اور ان کی اولاد عمر والی ہوگی اور نیک بخت ہوگی۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ النساء جلد دوم صفحہ 237)

فرمایا:

''خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو، خیانت نہ کرو، گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81)

حضرت اقدس مسیح موعود کی اہلی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ کیسی پُرسکون اور محبتوں والی اہلی زندگی تھی۔ غور فرمائیں حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ بیان فرماتی ہیں۔

''میں پہلے پہل جب دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بہت شوق سے اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا۔ وہ بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ حیران تھی کہ اب کیا کروں اتنے میں حضرت صاحب آ گئے۔ میرے چہرے کو دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟ پھر فرمایا نہیں یہ تو بہت اچھے ہیں۔ میرے مزاج کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے تو مجھے پسندیدہ ہیں یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے۔ حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا''۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ از شیخ محمود احمد عرفانی، حصہ اول صفحہ 218-217)

ش۔ع

میرے بھائی جان مکرم ملک اعجاز احمد صاحب

(قربان راہ مولا) کراچی کا ذکر خیر

میرے بھائی مکرم ملک اعجاز احمد صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی میں رہتے تھے۔ مورخہ 4 ستمبر 2013ء کو صبح تقریباً 10:45 بجے میرے بھائی کو کراچی میں ہی سر پر گولیاں مار کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ میرے بھائی کراچی میں گارمنٹس کی فیکٹری میں بطور ٹھیکیدار کام کرتے تھے۔ گھر سے تیار ہو کر فیکٹری جا رہے تھے۔ کہ راستے میں ہی نامعلوم افراد نے شہید کر دیا۔ اس علاقے میں جماعت کے خلاف بہت نفرت پھیلی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے پہلے بھی کئی شہادتیں ہو چکی تھیں۔ بھائی جماعت کے سرگرم رکن تھے۔ اور 11 ستمبر 2012ء کو ہمارے بہنوئی مکرم محمد نواز کو بھی کراچی میں ہی سر میں گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ہی ظالموں نے میرے بھائی کو بھی ٹارگٹ کر لیا تھا۔ میرے بھائی کا اپنی جماعت کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔ بھائی بیت الذکر آتے جاتے۔ جماعت کے کام کرتے رہتے تھے۔ ان کو کئی بار شک و شبہ ہوا۔ مگر انہوں نے کسی کی بھی پرواہ کئے بغیر اپنے کام کو جاری رکھا۔

میرے بھائی جتنے خوبصورت تھے۔ اس سے کہیں زیادہ وہ خوب سیرت نڈر بہادر نیک دل اور انسانیت کا درد رکھنے والے تھے۔ انتہائی مخلص اور محبت کرنے والے ہمدرد انسان تھے۔ کسی کی بھی دل شکنی نہ کرتے تھے۔ اگر پنجاب آتے تو سارے رشتہ داروں کے گھروں میں جاتے اور خود جا کر ان کو ملتے۔ اگر کوئی ناراض ہوتا تو اس کو گلے سے لگا لیتے تھے۔ بے شک تھوڑا ٹائم ہی ہوتا پھر بھی سب سے ضرور ملتے تھے۔

اسی طرح میرے بھائی اپنے ابو جان کے سب سے چہیتے بیٹے تھے۔ کبھی بھی ان کی نافرمانی نہ کرتے تھے جب بھائی کراچی میں ہوتے۔ تو ابو جان صرف ایک دفعہ فون کرتے اور کہتے اعجاز بیٹا دل اُداس ہے۔ ملنے کے لئے آ جاؤ۔ تو اگلے ہی دن ٹرین پر بیٹھ کر پنجاب آ جاتے تھے اور آتے ہی ابو جان کی بہت خدمت کرتے تھے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ابو جان لیٹے ہوتے تو بھائی پاس بیٹھ جاتے اور ابو جان کی ٹانگیں اپنی گود میں رکھ لیتے اور دباتے رہتے۔ جہاں جہاں ابو جاتے پیچھے پیچھے چھوٹے بچوں کی طرح رہتے تھے۔ ابو جان کے لئے بازار سے جوتے خریدنے کے لئے جاتے تو دیکھ دیکھ کر لاتے اور بار بار کہتے کہ نرم جوتے ہوں جو میرے ابو جان کے پاؤں میں تکلیف نہ دیں۔

امی جان سے بہت پیار کرتے تھے۔ امی جان کا بھی یہ بہت لاڈلا بیٹا تھا۔ پڑھائی میں سب سے زیادہ اچھے سب سے زیادہ نمازی لائق اور نیک سیرت تھے۔ اسی طرح میرا بھائی اپنے سارے بہن بھائیوں سے بھی بہت پیار کرتے تھے۔

جب فیکٹری میں ہوتے کام پر تو کوئی جماعتی کام ہوتا۔ تو اس کے لئے اپنا کام چھوڑ کر فوراً چلے آتے تھے اور بہت ہی خوش اسلوبی سے کام کر دیتے تھے۔ جب بھی کوئی شہادت ہوتی تو فوراً موقع پر پہنچ جاتے تھے اور بڑی بہادری سے ابتدائی کام کرواتے تھے اور ہر شہادت کا اپنے دل پر گہرا اثر لیتے تھے۔

میرے بھائی کا خلافت کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔ خلیفہ وقت سے بہت زیادہ وابستگی تھی۔ ہر وقت حضور کی باتیں کرتے تھے۔ حضور کو دیکھتے تو دیکھتے ہی رہتے اور بار بار کہتے کہ کیا نور ہے۔ پیارے حضور کے چہرے پر۔ جب بھی حضور کا خطبہ لگتا تو بڑے ہی شوق سے سنتے تھے۔ جب بھی ربوہ آتے حضور کی تصویریں ضرور لے کر جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے سچی محبت اور عقیدت تھی حضرت مسیح موعود کا کوئی نہ کوئی اقتباس لے کر پڑھتے رہتے تھے اور سب کو سمجھاتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ اکثر لوگوں کو اور فیکٹری کے لڑکوں کو دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے۔ اکثر تو باتیں سن لیتے اور زیادہ تر باتیں سن کر مخالفت بھی کرنے لگتے تھے۔ اپنے اندر علم کا بہت بڑا ذخیرہ رکھتے تھے۔

میرے بھائی مہمان نواز تھے۔ اگر کوئی ان کے گھر چلا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے۔ اس کی خوب مہمان نوازی کرتے۔ اکثر رشتہ دار کراچی جاتے تو واپس آ کر بتاتے کہ اعجاز نے ہماری سپیشل دعوت کی ہے اور جب واپس آتے تو ان کو تحفے دیتے۔ بہت نفاست پسند اور خوش لباس تھے۔ صاف ستھرا اور پاکیزہ لباس پہنتے تھے۔ اگر کوئی چھوٹا سا داغ دھبہ بھی کپڑوں پر نظر آ جاتا تو اسی وقت وہ کپڑے اتار کر دوسرے پہن لیتے تھے۔ اور اسی طرح اپنے جوتے کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ صاف ستھرے نفیس پاؤں میں ہمیشہ صاف ستھرا جوتا ہوتا۔ جب بھائی فیکٹری سے گھر واپس آتے تھے۔ تب بھی ان کا جوتا ویسا ہی صاف ستھرا ہوتا۔ جیسا وہ پہن کر گئے ہوں۔

ہمیشہ سے میرے بھائی کی کوشش ہوتی کہ باوضو رہیں۔ گھر میں رہتے پھر بھی وضو کر کے رہتے اور جب گھر سے جاتے پھر بھی باقاعدہ وضو کرتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی تاکید کرتے کہ منہ ہاتھ تو دھوتے ہو۔ اچھا ہے وضو کر لیا کرو۔ تاکہ ثواب حاصل ہو۔ صبح کام پر جاتے ہوئے بھی باوضو ہو کر جاتے۔

اپنی شہادت والے دن بھی صبح اٹھے نماز پڑھی۔ پھر جب فیکٹری جانے کا ٹائم ہوا تو نہا کر نیا سوٹ پہنا۔ عموماً دو تین سوٹ سلوا کر رکھتے تھے اور جمعے والے دن نیا سوٹ پہنا کرتے تھے۔ مگر اس دن بھابھی کو کہتے ہیں کہ مجھے نیا سوٹ دو۔ سفید رنگ کا بالکل نیا سوٹ پہنا اور اس میں ہی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

میں نے اپنے بھائی کو ہمیشہ خوش مزاج خوش اخلاق اور خوش لباس ہی پایا تھا۔ بچپن میں بھی وہ ہم سب بہن بھائیوں سے الگ تھلگ ہی تھے۔ جب ہم سب بہن بھائی اکٹھے رہتے تھے تو بھائی کا انداز اور اخلاق سب سے اچھا تھا۔

میرے بھائی اپنے کام کے ساتھ بھی بہت مخلص تھے۔ ہمارے گھر میں سب سے پہلے اعجاز بھائی ہی کراچی گئے تھے۔ وہاں گارمنٹس کی فیلڈ میں گئے۔ سب سے پہلے کام سیکھا۔ پھر مشینوں پر بیٹھ کر خود کام کیا۔ پھر اپنے بھائی کو بھی بلوایا۔ اور پھر خاندان کے اور آس پاس گاؤں کے درجنوں لڑکوں کو کراچی لے کر جاتے اور کام سکھاتے تھے اور اپنے پاس ہی رکھتے تھے۔ میرے بھائی کے دل میں بہت ہمدردی تھی۔ اپنی فیکٹری کے لڑکوں کے ساتھ بہت پیار سے برتاؤ کرتے تھے۔ ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔ جب فیکٹری کے ٹھیکیدار بنے پھر پہلے سے بھی زیادہ نرم اور اچھا سلوک کرنے لگ گئے تھے۔ اپنے گھر سے زیادہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ اگر گھر میں پیسے ہوتے تو جس لڑکے کو بھی ضرورت ہوتی تو اس کو دے دیتے تھے۔ ہر ایک کی ضرورت کو اپنی ضرورت سمجھتے تھے۔ شہادت کے بعد فیکٹری کا حساب کتاب کلیئر کرنا تھا۔ تو میرے شوہر عزیز احمد صاحب میرے بڑے بھائی کے ہمراہ کراچی گئے تو فیکٹری میں لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے اور ہر ایک کی زبان پر اعجاز بھائی اعجاز بھائی تھا۔ سب کہہ رہے تھے کہ اعجاز بھائی بہت اچھے تھے اور جب حساب ہو گیا تو ہر لڑکا پیسے لے کر کھڑا تھا کہ میں نے اعجاز بھائی سے ایڈوانس لئے تھے۔

میرے بھائی جان اپنے چندوں میں بھی بہت باقاعدہ تھے جب بھی چندہ لینے والے آتے۔ وہ وعدہ کے ساتھ اپنی مکمل ادائیگی کروا دیتے تھے۔ اپنے بچوں کے چندوں کا بھی خاص خیال رکھتے تھے اور بروقت ادا کرتے تھے۔ اسی طرح جب بھائی جان گاؤں ابو جان کے پاس چک 99 شمالی ضلع سرگودھا میں آتے۔ تب آ کر ان سب گھر والوں کے چندے بھی لازمی ادا کرتے۔ بلکہ سیکرٹری مال صاحب کو گھر ہی بلوا لیتے اور سارے گھر والوں کے بقایاجات بھی دیتے اور ساتھ ہی امی جان مرحومہ کا اور دادی جان مرحومہ کا چندہ بھی ادا کرتے تھے۔ بلکہ اکثر ایسا ہوتا کہ جب چندوں میں بقایا ہوتا۔ یا چندے ادا کرنے والے رہ جاتے تو گاؤں کے سیکرٹری مال صاحب اکثر آ کر پوچھتے کہ اعجاز صاحب نے کب آنا ہے ان سے وجہ پوچھتے تو کہتے کہ چندوں کے بقایا ہیں مجھے پتہ اعجاز صاحب نے ہی آ کر مکمل ادائیگی کرنی ہے۔

ہمارے گھر میں سب سے زیادہ اور اچھی نمازیں پڑھنے والے اعجاز بھائی تھے۔ کراچی میں ہوتے ہوئے بھی بہت باقاعدگی سے جاتے۔ جب فیکٹری میں ہوتے تو جمعہ والے دن جمعے کی نماز سے پہلے گھر آ جاتے گھر سے غسل کر کے اپنی بیت الذکر میں جا کر جمعہ ادا کرتے تھے اور جب کراچی سے گاؤں آتے پھر بھی باقاعدہ بیت الذکر جا کر نماز پڑھتے۔ کہتے تھے بیت الذکر جانے سے دو کام ہو جاتے ہیں۔ ایک تو نماز پڑھ لیتے ہیں۔ دوسرا سب سے بیت الذکر میں ملاقات ہو جاتی ہے۔ سارے بزرگوں کے پاس بیٹھنا ان کا حال پوچھنا اور جاتے وقت دعا کی درخواست ضرور کرتے تھے۔

بھائی ابھی طفل ہی تھے کہ اعتکاف بیٹھ جاتے تھے۔ مجھے یاد ہے بھائی تقریباً پندرہ سال کی عمر کے تھے کہ اعتکاف بیٹھ گئے تھے اور کہتے تھے کہ انسان کو اپنی زندگی میں تین دفعہ ضرور اعتکاف میں بیٹھنا چاہئے۔ اس لئے وہ اپنی ابتدائی زندگی میں ہی تین دفعہ اعتکاف بیٹھ گئے تھے۔ بھائی جب بھی پہلی دفعہ اعتکاف بیٹھے۔ تو میں چھوٹی تھی میں کہتی تھی کہ میں ہی کھانا لے کر جاؤں گی۔ جب اپنے بھائی کے لئے کھانا لے کر جاتی تھی کہ بھائی کبھی نفل پڑھ رہے ہوتے اور کبھی قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہوتے تھے۔ میرے لئے بھائی کراچی سے بہت اچھے اچھے کپڑے اور شالیں لے کر آتے اور بہت ساری چیزیں لے کر آتے تھے۔ جس سے میری خوشی دگنی ہو جاتی تھی۔

میری شادی بھائی سے پہلے ہوئی۔ میری شادی کے تقریباً ایک سال بعد بھائی کی شادی ہوئی۔ میرے میاں عزیز احمد صاحب اس وقت کراچی میں ہی گارمنٹس کی فیکٹری میں کام کرتے تھے۔ جب بھائی کراچی جانے لگے تو میں اور میرے شوہر بھی ان کے ساتھ ہی چلے گئے۔ وہاں کراچی میں ہمارا اپنا گھر نہیں تھا۔ بھائی کا اپنا گھر تھا جب ہم کرائے پر مکان لینے لگے تو بھائی نے منع کر دیا کہ ہم سب اکٹھے رہیں گے۔ ایک ہی گھر میں۔ اس لئے شادی کے بعد بھی میں اپنے بھائیوں کے گھر میں رہی۔

مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا۔ جیسے میں اپنے بھائیوں کے گھر میں نہیں۔ اپنے ماں باپ کے گھر میں رہ رہی ہوں۔ اس کے بعد کچھ عرصہ بعد سب کے بچے ہو گئے۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ الگ گھر لیا جائے۔ بھائی کے گھر کے تھوڑی ہی دور ہم کو گھر مل گیا۔ اس میں بھی بھائی نے میرا بڑا ہی ساتھ دیا۔ تقریباً روزانہ ہی مجھے ملنے کے لئے آ جاتے میری کوئی ضرورت ہوتی تو اسے فوراً پورا کر دیتے۔ اور اگر کبھی کسی وجہ سے مجھے دو تین دن ملنے کے لئے نہ آتے۔ تو پھر آتے تو زیادہ سارا ٹائم نکال کر آتے۔ اور جتنے دن نہ آئے ہوتے اس کی ساری باتیں بتاتے تھے۔ میرے ساتھ بیٹھ کر ایسے پیار سے گھنٹوں باتیں کرتے تھے جیسے میرا بھائی نہیں میری سہیلی ہو۔ میری دو جڑواں بیٹیاں تھیں۔ ان سے بہت پیار کرتے تھے۔ جب بھی گھر آتے ان کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لے کر آتے تھے۔ جب کبھی میرے میاں کا کام کم ہوتا۔ تو میرا بڑا خیال رکھتے تھے۔ میری بیٹیوں کے بعد میرے بڑے بیٹے کی پیدائش ہونے والی تھی۔ بچیاں چھوٹی تھیں اور میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی تھی۔ جس کی وجہ سے میرے بھائی کو ہر وقت میری فکر رہتی تھی۔ فیکٹری سے جلدی آتے تو سیدھے میری طرف آ جاتے تھے اور زیادہ سارا پھل لے کر آتے اور بار بار مجھے تاکید کرتے کہ تمہاری صحت ٹھیک نہیں ہے۔ پھل کھایا کرو۔ طاقت والی دوائی کھایا کرو۔ اتنا سارا پھل لے کر آتے کہ ہماری ٹوکری بھر جاتی۔ ان کا دوست ڈاکٹر تھا۔ اس سے مشورہ کر کے مجھے طاقت کی میڈیسن لا کر دیتے تھے۔ میرا بھائی ان دنوں میرا ایسے خیال رکھتا تھا جیسے ایک ماں اپنی بیٹی کا خیال رکھتی ہے۔

ایسے ہی جب کبھی اپنے بھائی کے گھر جاتی تو بھائی مجھے دیکھ کر اتنا خوش ہوتے میں کمرے میں جاتی اگر سوئے ہوتے تو فوراً اٹھ کھڑے ہو جاتے تھے۔ کھانا کھانے کے بغیر نہیں آنے دیتے تھے۔ جب ہم کراچی سے ربوہ شفٹ ہونے لگے تو پھر بھائی میرے ساتھ ویسا ہی محبت کا تعلق رکھا۔ جب خود پنجاب آتے تو میرے پاس لازمی کچھ دن آ کر رہتے تھے۔ میرے بھائی نہیں میرے بہت ہی شفیق باپ ہوں اگر مجھے کوئی مسئلہ ہوتا گھریلو طور پر یا میری طبیعت خراب ہوتی تو اگلے ہی دن مجھے بھائی کا فون آ جاتا تھا اور مجھے کہتے کہ تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔ کہتے مجھے رات کو خواب آئی ہے۔ تمہیں کوئی مسئلہ ہے پھر اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال دیتے۔ یا پھر اس طریقے سے دلجوئی کر دیتے کہ ساری پریشانی ختم ہو جاتی تھی۔ میرے بھائی میرے لئے بہت بڑا سہارا تھے۔ وہ ایک گھنے درخت کی مانند تھے۔ جو ہم سب کو سایہ دیتا تھا ان کے اندر ساری وہ خصوصیات تھیں جو ایک شہید کے اندر ہوتی ہیں ہماری ایک ٹیچر تھیں جن کے پاس ہم بچپن میں قرآن مجید اور سکول کا سبق پڑھتے تھے۔ جب بھائی کی شہادت پر ان کا فون آیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اعجاز کے اندر جو خوبیاں تھیں وہ عام انسانوں والی نہیں تھیں مجھے بچپن سے ہی اس کا ماتھا روشن لگتا تھا اور میں کہتی تھی کہ یہ ایک دن بہت بڑا رتبہ پائے گا۔ شہید ہونے سے چند دن پہلے میرے سے فون پر بات کر رہے تھے۔ پھر مجھے کہا کہ اپنے سارے بچوں سے میری بات کراؤ۔ چند دن پہلے ظہور احمد کیانی صاحب شہید ہوئے تھے۔ میں بہت پریشان تھی۔ میں نے کہا بھائی کراچی کے حالات خراب ہیں۔ آپ پلیز واپس آ جاؤ۔ تو مجھے بڑے ہی پیار سے کہتے ہیں کہ تم کیوں فکر کرتی ہو۔ زندہ رہیں گے تو غازی مر جاؤں گا تو شہید۔ یہ سن کر میں بالکل خاموش ہو گئی۔ مجھ میں بولنے کی سکت بھی نہیں رہی۔ پھر خود ہی کھل کھلا کر ہنس پڑے ہیں اور مجھے کہتے ہیں میں آؤں گا بہت جلد آؤں گا اور ٹھیک چند دن کے بعد میرے بھائی شہید ہو کر ہمیشہ کے لئے میرے پاس آ گئے۔

اور آخر میں میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کی بیوی اور بچوں کا اور ہمارے بزرگ والد صاحب کا ہمیشہ حامی و ناصر ہو اور ہماری نسلیں ان کے اس مرتبے پر فخر کرتی چلی جائیں اور اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور ہر آن ان کے درجات بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

مکرم منیر احمد باجوہ صاحب جرمنی

ہیمبرگ میں صبح کی سیر کا ایک منظر

یومِ مئی چھٹی کا دن اور موسم بھی نہایت خوشگوار تھا۔ سیر پر جانے کیلئے اپنی رہائش گاہ سے نکل کر شہری آبادی کے کچھ حصہ میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہاں کے باسی کام کے اوقات میں کام کو کام سمجھ کر کرتے ہیں۔ کام سے جان نہیں چھڑاتے بلکہ جان مار کر اپنا فرضِ منصبی نبھاتے ہیں اور گھڑی کی سوئیوں کے ساتھ ساتھ چل کر حقِ ذمہ داری ادا کرتے ہیں، جب کام اس قدر محنت اور جانفشانی سے کیا جائے تو چھٹی کو بھی چھٹی سمجھ کر مناتے ہیں۔ جگ کے جھمیلوں سے بے نیاز۔ ان کے گھروں سے کوئی شور کی آوازیں اور آہٹ نہیں آتی کہ ہمسائے کو بے آرام کریں اور سکون میں خلل واقع ہو اسی طرح خود بھی کسی بیرونی شور اور آہٹ کو برداشت نہیں کرتے۔ بلکہ چھٹی والے دن تو بعض اوقات یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ فلیٹ نما بلند عمارتوں میں جیسے کوئی رہتا ہی نہیں صرف خالی عمارتیں ہی دکھائی دیتی ہیں۔ یہ عمارتیں فلک بوس نہ سہی بعض ان میں سے اتنی بلند و بالا ہیں کہ اُن کی آخری منزل تک نظر کے پہنچتے پہنچتے دیکھنے والے کی پگڑی زمین پر آ رہتی ہے۔ چھٹی کی وجہ سے سڑکیں اس قدر سنسان کہ **پہیہ جام ہڑتال** کا گمان ہو رہا تھا۔

چوراہوں پر بڑے بڑے سائز کے گھڑیال بغیر کسی نگرانی اور حفاظت کے گردشِ دوراں کی رفتار کا پتہ دے رہے تھے۔ کھمبوں پر بجلی کے قمقمے صحیح و سالم نظر آ رہے تھے نہ کوئی ان کو پتھر مارتا اور نہ ہی ان میں سے کوئی ٹوٹا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ بجلی ہے کہ بند ہونے کا تصور ہی نہیں۔ انہی عمارتوں کے ساتھ ساتھ جُھنڈ کے جُھنڈ گھنے درخت جنبشِ مستانہ اور شانِ بے نیازی سے جھوم رہے تھے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ عمارتیں ان درختوں کے ذخیروں میں ہیں یا یہ ذخیرے شہر میں اُگے ہوئے ہیں۔ انتخابات کی گہما گہمی کے باعث کھمبوں کے ساتھ سیاسی پارٹیوں کے امیدواروں کے قدِ آدم پوسٹر اور تصاویر۔ یہ پوسٹر نہایت ترتیب سے آویزاں اور چسپاں کئے گئے تھے۔ نہ کوئی پھٹا ہوا اور نہ ہی ٹوٹ کر سڑک پر بکھرا ہوا تھا۔ ان پر الیکشن کی تاریخ بھی نمایاں لکھی ہوئی تھی جو اتوار کا دن بنتا ہے۔ لیکن ہمارے لئے تعجب کی بات یہ تھی کہ یہاں ہر الیکشن اتوار کے دن ہی ہوتا ہے۔ اس چھٹی کے دن کو بھی ایسا استعمال میں لاتے ہیں کہ کام والا دن متاثر نہ ہو۔ یہاں کے انتخابات بھی نرالے ہی ہوتے ہیں۔ نہ دھماکے نہ دھاندلی نہ دھونس نہ مارا ماری نہ ٹائر جلے نہ گولی چلے نہ لاش گرے۔ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی۔ شائد یہی ان کی ترقی اور خوشحالی کا راز ہے کہ ہر دو فریق نے نتائج کو تسلیم کیا اور ملک و قوم کی بہتری کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔

شہری آبادی کے گلی کوچوں سے گھومتے ہوئے باہر کھلی فضا میں نکلے۔ تو ایک خاموش سڑک پر تیز رفتاری کے ساتھ پیدل چلنا شروع کیا۔ سڑک بیحد صاف ستھری اور بارش سے دُھلی ہوئی تھی۔ ہموار اس قدر کہ اس میں کوئی اونچ نیچ اور نشیب و فراز نہیں تھا۔ راستہ چلتے ہوئے پاؤں کو ٹھوکر لگنے کا بھی کوئی دھڑکا نہیں تھا۔ اِکّا دُکا نوجوان ہلکی پھلکی دوڑ لگا کر ورزش کرتے ہوئے دکھائی دیتے۔ ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی راہداریاں بھی نہایت سلیقے سے بنائی گئی تھیں تا کہ ہر راہ گیر اپنے اپنے مزاج کے مطابق اپنی ڈگر پر چل سکے۔ کچھ خورونوش کی چیزیں استعمال کرتی اور چھلکے بینچ کے ساتھ رکھے ہوئے ڈسٹ بِن میں پھینک کر چند گھڑیاں دم لیتی اور پھر روانگی کے لئے کمرِ ہمت کس لیتی۔ حیرت اس بات پر ہوئی کہ ڈسٹ بِن کو ان درختوں سے اٹے ہوئے راستے پر رکھنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ ان درختوں کے تو پتے اور شاخیں ہی نیچے گِر گِر کر کوڑا کرکٹ پھینک رہے ہیں۔ لیکن یہ قوم کے نفیس مزاج ہونے کی علامت ہے کہ جہاں تک ممکن ہو صفائی کا خیال رکھا جائے۔

درختوں کی کونپلیں اور شگوفے بارش سے دُھلے ہوئے تھے۔ شاخ تراشی اس سلیقے سے کی گئی تھی کہ خوبصورتی آنکھوں میں جذب ہونے لگتی تھی۔ سڑک کے کنارے بعض درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے۔ کوئی رکھوالا نہیں تھا جو ان کی نگہداشت کرتا۔ کیونکہ لوگ غلط طریق پر پھل توڑتے ہی نہیں۔ ہریاول اس قدر کہ تمام درخت سرتاپا سبز رنگ کی قبا میں ملبوس نظر آتے تھے۔ کسی کی مجال نہیں تھی کہ ان درختوں کے تنوں سے چھال اتار کر چولہے کے ساتھ ساتھ الاؤ روشن کرے یا حقہ ہی تازہ کر لے۔ خرگوش بے خوف و خطر اپنی مرضی سے سوتے جاگتے اور دوڑیں لگا رہے تھے۔ انہیں شکاری کا کوئی دھڑکا تھا اور نہ ہی کسی کچھوے کا۔

کچھ فاصلے پر ایک بَل کھاتی ہوئی ندی بہہ رہی تھی جس کا پانی اتنا شفاف کہ اُس میں جھانکو تو صاف طور پر اپنا عکس دکھائی دیتا تھا جیسے وہ جھانکنے والے کی تصویر لے رہا ہو۔ ندی کے دونوں جانب پھولوں کے ہرے ہرے پودے صف باندھے کھڑے تھے۔ جن پر نہایت خوشنما رنگا رنگ کے پھول کھلے ہوئے تھے۔

ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دے رہا تھا۔ زمین گویا شادابی اُگل رہی تھی۔ دور دور تک پھیلے ہوئے سبزہ کے درمیان کہیں کہیں سرسوں کے کھیت عجیب سماں پیدا کر رہے تھے۔ پیلے رنگ کی پھولوں سے لدی ہوئی فصل ایسے تھی گویا کسی قالینوں کے سوداگر نے اپنے کاروبار کی شہرت اور نمائش کے لئے جگہ جگہ اپنے قالین بچھا دیے ہوں۔

زمینداروں کے فارمز میں اعلیٰ نسل کے گھوڑے خوب پالے اور سنبھالے ہوئے نظر آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا وہ مبارک دور آنکھوں کے سامنے آ گیا جب آپ کے ارشاد پر ہم نے ربوہ گھوڑ دوڑ میں حصہ لیا۔ آپ کے دستِ مبارک سے نیزہ بازی میں اوّل انعام حاصل کیا۔

اچانک موسم کا مزاج بگڑا۔ یکا یک آسمان پر گھنگھور گھٹائیں چھانے لگیں۔ گرج چمک اور بجلی کے کڑکے نے بھی اپنا آپ دکھانا شروع کر دیا۔ وقفے وقفے سے بوندا باندی اور رِم جِھم رِم جِھم شروع ہو گئی۔ موسم کے مزاج بدلنے سے ہمارا مزاج بھی بدل گیا۔ دھوپ کی چمک کم ہوئی تو بھوک کی چمک بڑھ گئی۔ سَیر سے دل بھی اب سیر ہو چکا تھا۔ اس لئے یہ تصور لئے واپس گھر لوٹے کہ

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے تیرے دیدار کا

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بھتیجے مکرم طاہر احمد ملک صاحب ولد مکرم ملک محمود احمد صاحب آف گوجرانوالہ حال وینکوور کینیڈا کو مورخہ 8 ستمبر 2014ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام روحان طاہر ملک تجویز ہوا ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ عزیزم کی والدہ کا نام مکرمہ لبیبہ طاہر صاحبہ ہے۔ نومولود مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم بلغاریہ حال جرمنی کا نواسہ اور مکرم ملک مظفر احمد صاب آف گنج مغل پورہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت وسلامتی کے ساتھ باعمر ہونے اور سلسلہ کے خادم بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم مبارک احمد صاحب دفتر صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ شگفتہ کنول صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم خرم کمال مجوکہ صاحب آف کینیڈا ابن مکرم ظفر احمد مجوکہ صاحب کے ساتھ مورخہ 6 مارچ 2014ء کو بعد از نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر زحق مہر پر کیا اور مورخہ 8 مارچ 2014ء کو مغل بینکوئیٹ ہال میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اور اس موقع پر دعا محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد ربوہ نے کروائی۔ دلہن مکرمہ فضل بی بی صاحبہ اور مکرم عبداللطیف صاحب مرحوم معلم سلسلہ جماعت احمدیہ گجرات کی پوتی ہے جبکہ دلہا مکرمہ منظور فاطمہ صاحبہ مرحومہ اور مکرم محمد ابراہیم مجوکہ صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالجبار صاحب سابق فوٹو گرافر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ فائزہ اقبال صاحبہ واقفہ نو اہلیہ مکرم اقبال محمود صاحب لاہور کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 17 جولائی 2014ء کو محض اپنے فضل اور رحم سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عمر اقبال تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف قادیان، مکرم خالد محمود صاحب مرحوم اور مکرم عبدالغفار شاکر صاحب مرحوم میموریل فوٹو سروس گولبازار کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو نیک صالح، خادم دین اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم قمر احمد کوثر صاحب نائب ناظر رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا محترم چوہدری ریاض احمد صاحب آف ناصر آباد غربی ربوہ ولد حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود عارضہ قلب کی وجہ سے چندروز تک طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 13 ستمبر 2014ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے مورخہ 14 ستمبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب مرحوم وکیل المال اول تحریک جدید کے چھوٹے بھائی اور مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب سابق افسر حفاظت خاص کے داماد تھے۔ مرحوم راولپنڈی میں قیام کے دوران حلقہ ٹنچ بھاٹہ کے صدر بھی رہے۔ مرحوم ایک اچھے داعی الی اللہ تھے جس کی وجہ سے ضیاء الحق دور حکومت میں ایک نیم سرکاری ادارے سے جبری ریٹائر کر دیئے گئے تھے۔ جس کے بعد ربوہ آ گئے اور صد سالہ جوبلی کے دفتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم روزنامہ الفضل کا روزانہ مطالعہ کرتے تھے اور آپ کو حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے بہت عشق تھا اور حضور کی مقدس تحریرات ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ مورخہ 7 ستمبر 2014ء کو ہارٹ اٹیک سے قبل آپ حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کر رہے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیٹے مکرم چوہدری عبدالحنان صاحب صدر حلقہ آفن باخ جرمنی اور تین صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب شادی شدہ ہیں اور اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل اور حوصلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

روزنامہ الفضل میں اشتہارات
دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

درخواست دعا

مکرم مدثر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نوکھر ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد نصراللہ صاحب دارالیمن غربی شکر المعروف نصراللہ سائیکل ورکس رحمت بازار ربوہ کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ شوکت خانم ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو شفاء کاملہ وعاجلہ دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف موراں والی کوٹھی ڈسکہ حال یوکے تحریر کرتے ہیں۔

میری بھتیجی عائشہ بنت مکرم محمد احمد صاحب مورخہ 26/اگست 2014ء کو بوجہ گردن توڑ بخار تقریباً ایک ماہ سے زیادہ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی بعمر 16 سال عمر ہسپتال لاہور میں وفات پاگئی۔ نماز جنازہ مکرم اعجاز احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے پڑھائی اور ڈسکہ کے احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد امیر صاحب ضلع نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ بہت ملنسار اور ذہین طالبہ تھیں۔ میٹرک 2014ء کے امتحان میں گوجرانوالہ بورڈ سے 1012 نمبر حاصل کئے جو ایک اعزاز ہے۔ وفات پر عزیز واقارب کی ایک کثیر تعداد نے جس ہمدردی اور غمگساری کے ساتھ تعزیت فرمائی اور ہمیں حوصلہ دیا۔ ان سب عزیزوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزائے خیر سے نوازے۔ نیز احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی خاص رحمت سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ وبچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆............☆............☆☆

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم ازکم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم ازکم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

مشہور شہر

بیجنگ (BEIJING) چین کا دارالحکومت

عوامی جمہوریہ چین کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر، ابتداء میں اسے چی (CHI) یوچو (YU CHOU) چنگ دو (CHUNGTO) تا۔تو (TA-TU) اور پیپنگ (PEIPING) (شمالی امن) اور پھر پیکنگ (PEKING) (شمالی دارالحکومت) کا نام دیا گیا۔ یہ شہر دنیا کے قدیم ترین معاشروں میں سے ایک کا امین ہے۔ چند مداخلتوں کے ساتھ یہ شہر 700 سال سے دارالحکومت چلا آرہا ہے یہ قدیم زمانے کے پائے جانے والے انسانی ڈھانچوں کی سرزمین ہے۔ یہاں سے ملنے والے باقیات (FOSSILS) کا تعلق 5 لاکھ سال سے ہے۔ یہ شہر صوبہ پیائی میں واقع ہے اس کا رقبہ 17800 مربع کلومیٹر اور آبادی بشمول میٹرو پولیٹن علاقہ 85 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

یہ شہر بالکل اسی جگہ آباد کیا گیا جہاں دسویں صدی عیسوی میں ژینگنگ نامی شہر پہلے ہی سے آباد تھا۔ یہ لیو حکمرانوں کا اور پھر 13 ویں صدی عیسوی میں قبلائی خاں کی حکومت کا بھی صدر مقام قرار پایا۔ مارکو پولو نے بھی اس شہر کی سیاحت کی۔ منگ خاندان کے پہلے بادشاہ نے نانکنگ (جنوبی صدر مقام) کو اس کا صدر مقام بنایا لیکن 1421ء میں پیکنگ (شمالی صدر مقام) کو پھر صدر مقام کی حیثیت مل گئی اور اس کی یہ حیثیت 1928، 1949ء کے سوا ہمیشہ بطور صدر مقام برقرار رہی۔ 1949ء میں اس کا نام پیپنگ پھر پیکنگ اور بالآخر بیجنگ قرار پایا۔ یہ بہت بڑا صنعتی شہر ہے۔ یہاں لوہا، فولاد، روئی، زرعی آلات، ریلوے کے آلات اور مشینیں بنانے کے کارخانے ہیں۔ صنعتی اعتبار سے یہ شہر اب روز افزوں ترقی کے نئے مراحل طے کر رہا ہے۔ یہاں کم وبیش دو درجن سے زائد یونیورسٹیاں ہیں جن میں یونیورسٹی آف پیکنگ کی بنیاد 1899ء میں رکھی گئی۔ اسے ممنوعہ شہر (CITY FORBIDDEN) بھی کہتے ہیں۔ یہاں بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی ہے جہاں دنیا بھر سے پروازیں آتی ہیں۔ درج ذیل قابل دید مقامات ہیں:۔

ٹنگ لنگ کا زیر زمین محل:

یہ اصل میں منگ خاندان کے بادشاہ چولائی چن کا مقبرہ ہے اسے 1620ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔

سمر پیلس:

یہ محل 1135ء میں تعمیر کیا گیا اسے یوآن، منگ اور چنگ حکمرانوں نے گرمائی صدر مقام کے طور پر استعمال کیا اس میں ایک بہت بڑا باغ بھی لگایا گیا ہے جو پورے بیجنگ میں یکتا ہے۔

پاتاچو:

(آٹھ مندر) یہ مندر مغربی پہاڑیوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور یہ چین کی ایک ہزار سالہ تاریخ کی عکاسی کرتے ہیں۔

منگ کا آبی ذخیرہ:

یہ ٹائن شو پہاڑ کے دامن میں بیجنگ سے صرف 50 کلومیٹر کی دوری پر شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہاں ایک بند باندھا گیا ہے جو 627 میٹر لمبا ہے اور یہ دو پہاڑوں کے درمیان گھرا ہوا ہے۔ اس کی تعمیر کا کام کچھ ماہ (1958) میں مکمل ہوا جس میں مقامی باشندوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس بند کی تعمیری سرگرمیوں میں جن مشہور شخصیات نے کام کیا ان میں چیئر مین ماؤزے تنگ کے علاوہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے تمام اراکین اور صوبائی کمیٹیوں کے سیکرٹری بھی شامل ہیں۔

بیجنگ کے عجائب گھر:

یہاں بہت سے عجائب گھر ہیں ان میں پیلس میوزیم (تعمیر کردہ 1420ء) 1721 ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ پہلے منگ اور چنگ خاندان کا رہائشی محل تھا یہ خوبصورتی اور عمدہ منصوبہ کی وجہ سے پورے چین کا سب سے بڑا ثقافتی اور فنون لطیفہ کا مرکز ہے۔ چینی تاریخ کا عجائب گھر چین کے ابتدائی ایام سے لے کر 1840ء تک کے عہد کی عکاسی کرتا ہے۔ چین کا انقلابی عجائب گھر اپنے اندر چین کی سو سالہ تاریخ سموئے ہوئے ہے یہاں انقلابی دور کے نوادرات بھی محفوظ کئے گئے ہیں۔

چین کے فوجی عجائب گھر میں انقلابی دور کی مسلح جدوجہد کی عظیم داستان محفوظ کر لی گئی ہے۔ جو اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ کیسے عوامی فوج کو اپنے عظیم رہنما ماوزے تنگ کی قیادت میں کامیابی حاصل ہوئی۔

بیجنگ کا چڑیا گھر:

اس میں دنیا بھر کے تمام چرند پرند رکھے گئے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد چار ہزار کے لگ بھگ ہے۔

بیجنگ سٹیڈیم:

اس میں تقریباً ایک لاکھ تماشائیوں کے لئے نشستیں موجود ہیں۔

جمنازیم:

یہ پورے چین میں سب سے بڑا جمنازیم ہے۔ اس کا رقبہ 40 ہزار مربع میٹر ہے۔

رہائشی منصوبے:

2000 کے عشرے میں شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی نے رہائشی مسائل کو جنم دیا تھا تاہم 1994ء میں بلدیہ بیجنگ کی جدوجہد سے تین لاکھ مربع میٹر رقبے پر رہائشی مکانات تعمیر کئے گئے اور اس طرح سات ہزار سے زیادہ ایسے مکینوں کو رہائش فراہم کرنے کی گنجائش پیدا ہوگئی جنہیں رہائشی مکانوں کی قلت کے مسئلے کا سامنا تھا۔ 1995 میں بلدیہ بیجنگ کی طرف سے کھانگ چوی منصوبے کے تحت بیجنگ میں چھ لاکھ مربع میٹر کے رقبے پر کھانگ چوی رہائشی مکانات تعمیر کئے گئے۔

عظیم دیوار چین:

(THE GREAT WALL OF CHINA)

عظیم دیوار چین کا ایک حصہ درہ پٹالنگ (PATALING) سے دیکھا جا سکتا ہے جو بیجنگ شہر کے شمال مغرب میں 75 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ مشرق میں درہ شین ہائیکون (SHANHAIKUAN) سے مغرب میں درہ چیا کوآن (CHIAYUKUAN) تک 6000 کلومیٹر کی طوالت میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ دفاعی مقاصد کے لیے تعمیر کی گئی تھی۔ اس کی تعمیر 14 ویں صدی میں عمل میں آئی اور اس کا شمار دنیا کے عجائبات میں ہوتا ہے۔

سیانگ شان (HSIANG SHAN)

یہ بیجنگ کا خوبصورت مقام ہے۔ ڈھلوان پہاڑی پر سایہ دار درخت لگے ہوئے ہیں یہاں سیاح موسم گرما گزارتے ہیں موسم خزاں میں میپل لیف کے سرخ پتے عجیب سا نظارہ پیش کرتے ہیں۔ سردیوں میں یہاں برف باری ہوتی ہے جسے دیکھنے کے لیے یہاں سیاح آتے ہیں۔

ٹائن مین سکوائر (TIAN MEN SQUARE)

یہ شہر کے وسط میں واقع ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑ اسکوائر ہے اور 198 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ جون 1989ء کے ہنگاموں میں یہاں بہت سے طلباء مارے گئے۔

نیوجائی: (NIU JIE)

یہ مسلمانوں کی مسجد ہے اور اس کا قیام 996ء میں عمل میں آیا۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب 20 ستمبر

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	6:11

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

20 ستمبر 2014ء

6:25 am	پیس کانفرنس 2011ء
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 ستمبر 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ آسٹریلیا۔ 6/اکتوبر 2013ء
1:55 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 ستمبر 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIve

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لاہور میں ہیں۔ روزنامہ الفضل کے بارے میں معلومات چندہ الفضل اور اشتہارات وبقایاجات کی ادائیگی اور اخبار نہ ملنے کی شکایات کے سلسلہ میں اس نمبر پر: 0334-4041975 رابطہ فرماویں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
0476212922, 03346360340

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050